

ایسی وجہ ہے کہ جو بھی حکومت ملک میں امن وامان قائم کرنے میں ناکام ہوتی ہے وہ مقررہ معیار پورا ہونے سے پہلے اسکا "سامان اور یوریا بستر" لپیٹ دیا جاتا ہے حکومت اور امراء کو نوشتہ دیوار پڑھ لینا ہلے۔ اندریں حالات عوام حکومت سے اس سوال میں حق بجانب ہیں کہ حکومت جو کروڑوں روپے خفیہ بھجسیوں پر خرچ کر رہی ہے، انکی کارکردگی پر کبھی غور کیا ہے بھی یا نہیں۔؟

پختونخواہ اور ایک غیر منطقی اتحاد کا فطری اور منطقی انجام

گذشتہ سال عین فروری ۱۹۹۷ء کو جب عام انتخابات کا انعقاد ہوا اور اسی انتخاب کے نتیجے میں میاں محمد نواز شریف بھاری مینڈیٹ کے ساتھ سریر آرائے مسند وزارت ہوئے تو میاں صاحب انتخابی وعدوں پر یقین کرتے ہوئے عوام نے انکو اپنے گونا گوں مسائل، بے پناہ مشکلات، ناقابل بیان مصائب اور دکھوں کا مسیحا سمجھا۔ کیونکہ میاں صاحب عوام سے محبت اور عوامی مشکلات کے حل کرنے کے جذبے کو جس درد بھرے انداز اور شدت سے بیان کرتے تھے ہر کسی کو ان کے دعوے اور وعدے کی صداقت پر یقین آتا تھا۔ لیکن ایک سال نواز حکومت کا پورا ہوا۔ اس ایک سال میں انہوں نے ملک و قوم کو کیا دیا؟ کیا ترقی ہوئی؟ کتنی ملازمتیں دی گئیں؟ کونے منصوبے کی تکمیل ہوئی؟ کتنے بے روزگاروں کو روزگار ملا؟ کتنی سڑکیں تعمیر ہوئیں؟ کتنے شفاخانے، ہسپتال، سکول اور کلن کھلے؟ اسکے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ عیاں راجہ میاں

سے غضب کیا ترے وعدے پہ اعتبار کیا تمام رات قیامت کا انتظار کیا مسلم لیگ کا اے این پی کے ساتھ اتحاد یہ بھی عجائبات عالم میں سے ایک ہے، لیکن سیانوں کا کہنا ہے کہ آجکل کوئی بھی بات انہونی نہیں۔ سسٹامک بالاخبر مالم ترود۔

بعض تجزیہ نگار تو اس اتحاد کو خفیہ ہاتھوں کی کرشمہ سازی سے تعبیر کرتے ہیں۔ بہر تقدیر حقیقت حال اللہ کو معلوم ہے لیکن مسلم لیگ اور اے این پی کے سیاسی نظریات کو دیکھتے ہوئے یہ بات بہت ہی بعید تھی کہ ان دونوں پارٹیوں کا اتحاد ہو جائیگا، مگر چشم فلک نے یہ تماشا بھی دیکھا کہ گویا شیر اور بھیڑ ایک ہی گھاٹ سے پینے لگے۔ اس وقت بھی اس غیر فطری اتحاد پر تعجب کا اظہار کیا گیا اور پھر انتخابات میں دونوں پارٹیوں نے سب سے زیادہ سیٹیں حاصل کر لیں۔ اور جسکے نتیجے میں مخلوط حکومت یہاں صوبہ سرحد میں بن گئی۔ اور ادھر بھی مرکزی طرح عوام نے توقع سے زیادہ ان سے امیدیں وابستہ رکھیں۔ اس لیے کہ صوبہ سرحد میں بھی عوام ہزاروں مسائل سے دوچار ہیں۔ انہوں نے اپنے منتخب شدہ نمائندوں پر اعتبار اور اکتفا کیا۔ لیکن ایک سال مکمل ہو گیا اور مسائل گھٹنے کے بجائے بڑھتے چلے گئے، مثلاً منگائی، آٹے کا بحران، لوڈشیڈنگ، ملازمت کیلئے سرکاری

دفتروں کے طواف مگر جو افسوسناک پہلو ہے وہ یہ کہ اے این پی نے عوامی مطالبات سے صرف نظر کرتے ہوئے پختونخواہ کی قرارداد پیش کی۔ جو کہ عجیب و غریب انداز میں اسمبلی میں پاس کی گئی، جس میں اے این پی نے اپنی حکمت عملی کیوجہ سے یا پھر مسلم لیگ کے ممبران کی سادگی کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے انتہائی تکنیکی انداز میں سرحد اسمبلی سے منظور کرا دی۔ جس پر مسلم لیگی حلقوں میں ایک کھلبلی مچ گئی اور پھر خاص کر ہزارہ ڈویژن اور ڈیرہ اسماعیل خان میں اس نام اور قرارداد کی خلاف ایک عوامی احتجاج کا ریلہ آیا اور یہیں سے مسلم لیگ اور اے این پی کے صوبائی رہنماؤں کے درمیان مخالفانہ بیانات اور طنز و تمقید کا سلسلہ شروع ہوا۔ میاں نواز شریف نے اس دوران معذرت خواہانہ رویہ اختیار کیا تھا، جبکہ اے این پی اور اس کے رہنماؤں کا لہجہ انتہائی سخت اور کراخت تھا پھر اس میں مزید تیزی اور اتہری باجائان کی برسی کے موقع پر آگئی۔ جب دلی غمان نے اخباری اطلاعات کے مطابق محمد علی جناح کے متعلق گستاخانہ زبان استعمال کی اور یوں آہستہ آہستہ یہ غیر فطری اتحاد اپنے منطقی اور فطری انجام کو پہنچا۔ اب یہاں پر بات پختونخواہ کی نہیں بات یہ ہے کہ کیا یہ وقت ایسے موضوعات کیلئے موزوں تھا یا نہیں جبکہ عوام اپنے اپنے مسائل کے حل کیلئے ارکان اسمبلی اور وزراء سے اپیلیں کر رہے تھے اور یوں ایک نان ایٹو کو ایٹو بنا کر اصلی مسائل سے عوام کی توجہ ہٹانے کی دانستہ کوششیں کی گئیں، حالانکہ اس سے پہلے سرحد اسمبلی اسلامی قانون کے بارے میں قرارداد متفقہ طور پر پاس کر چکی تھی۔ گویا وہ بالکل غیر متنازعہ قرارداد تھی۔ لیکن اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی اور ایک متنازعہ قرارداد کو ایٹو بنایا گیا۔

ہم صوبہ سرحد کے نام کے بارے میں یہ رائے رکھتے ہیں کہ اگر اس نام کو بدلنا ہے تو پھر ایک ایسا نام تجویز کیا جائے جو صوبہ سرحد میں مقیم تمام قومیتوں کیلئے قابل قبول ہو اور اگر اس نام پر اصرار کیا گیا تو پھر تمام ملک کا نقشہ بدل جائیگا۔ اور اس کی اکائی بکھر جائیگی جس کا فیجہ یقیناً انتہائی خطرناک ہوگا۔ ہم میاں صاحب سے اپیل کرتے ہیں وہ وہ ایسے اقدامات سے پرہیز کریں جس سے ملکی وحدت اور سالمیت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ اگرچہ ہمارے وزیراعظم صاحب اپنے اقتدار اور وزارت کیلئے بہت کچھ کر گزرنے کو تیار ہیں.....

خلیج کی صورت حال اور عالم اسلام

گذشتہ کئی مہینوں سے عراق اور امریکہ کے درمیان جو کشمکش جاری تھی اور امریکہ نے عراق پر جس ننگی جارحیت اور کھلی دہشت گردی کا ارادہ اور عزم مصمم کیا تھا۔ اگرچہ وہ خطرہ بظاہر مل گیا۔